



## م پر دنیا وسیع کردی گئی، میں تو ڈر کر کہ میں دنیا ہی میں ہماری نیکیوں کا جلدی بدلہ تو نہیں دے دیا گیا

ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا جب کہ آپ روزے سے تھے آپ نے فرمایا: مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کر دینے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے ان کے کفن کے لیے صرف ایک چادر میسر آئی، جس سے اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کے پیر کھل جاتے اور اگر پیر ڈھانپے جاتے تو سر کھلا رہ جاتا پھر ہمارے لیے دنیا فراخ کردی گئی جو تم دیکھ رہے ہو، یا یہ فرمایا: میں دنیا اتنی عطا کردی گئی ہے جو ظالموں کے لیے تو ڈر کر کہ میں دنیا ہی میں ہماری نیکیوں کا جلدی بدلہ تو نہیں دے دیا گیا؟ پھر رونے لگا یہاں تک کہ کھانا بھی چھوڑ دیا۔

[صحیح] [اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے]

حدیث کا مفہوم: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک دن روزے سے تھے جب افطار کا وقت آیا تو ان کے لئے کھانا لایا گیا روزہ دار کو عام طور پر کھانے کی چاہت ہوتی ہے لیکن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اولین صحابہ کرام کے احوال کو یاد کیا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ خود بھی اولین اور مہاجرین صحابہ میں سے تھے، لیکن انہوں نے اپنے آپ کو کم تر سمجھتے ہوئے فرمایا کہ: مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تواضع اور انکسارِ نفس میں مجھ سے بہتر تھے، یا وہ فقر اور صبر کو اختیار کرنے کے اعتبار سے مجھ سے بہتر تھے ورنہ علماء نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ عشرہ مبشرہ (انہیں میں سے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ہیں) باقی صحابہ سے افضل ہیں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے قبل اپنے والدین کے ساتھ مکہ میں رہتے تھے اور ان کے والدین بہت مالدار تھے ان کے ماں باپ انہیں نو جوان لڑکوں کے بہترین لباس پہناتے تھے انہوں نے بہت لاڈ پیار سے انہیں پالا تھا، لیکن جب وہ اسلام لائے تو والدین نے انہیں چھوڑ دیا اور اپنے دور کر دیا یہ مہاجرین میں سے تھے، ان کے بدن پر پیوند لگے کپڑے رہتے تھے، جب کہ پہلے انہیں والدین کے ساتھ مکہ میں بہترین کپڑے پہنا کرتے تھے، لیکن انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کر کے یہ سب چیزیں چھوڑ دیں۔ اُحد کے دن نبی نے انہیں جھنڈا دیا اور وہ اس میں شہید ہو گئے ان کے پاس ایک چادر تھی، اس سے جب ان کا سر ڈھانپا جاتا تو کپڑا چھوٹا ہونے کی وجہ سے ان کے پیر نظر آتے، اور اگر ان کے پیر ڈھانپے جاتے تو سر کھل جاتا تو آپ نے حکم دیا کہ اس سے ان کا سر ڈھانپ دیا جائے اور ان کے پیر اذخر گھاس سے ڈھانپ دیے جائیں۔ اذخر ایک معروف گھاس ہے حدیث مذکور میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کا حال یاد فرما رہے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ وہ لوگ چلے گئے اور ان کے بعد کہ لوگوں پر اللہ نے جو دنیا کے مال و غنیمت کی فراخی کردی ہے اس سے وہ لوگ محفوظ ہو گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمَعَايِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ” اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ حاصل کریں گے“ پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں اس بات کا خوف کر رہا تھا کہ میں دنیا ہی میں ہماری نیکیوں کا جلدی بدلہ تو نہیں دے دیا گیا؟“ یعنی میں خوف کر رہا تھا کہ میں ان لوگوں کے زمرے میں تو نہیں داخل ہو گئے جن کے بارے میں کہا گیا ہے: مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصَلَّاها مَذْمُومًا مَذْحُورًا ” جس کا ارادہ صرف اس جلدی والی دنیا (فوری فائدہ) کا ہے وہ اسے ہم یہاں جس قدر جس کے لئے چاہیں سردست دیتے ہیں، بالآخر اس کے لیے ہم جہنم مقرر کر دیتے ہیں جہاں وہ برے حالوں دھتکارا ہوا داخل ہوگا“ یا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: أَدْبَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ” تم نے اپنی نیکیاں دنیا کی زندگی میں ہی برباد کر دیں اور ان سے فائدہ اٹھا چکے“ جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ان سب کی وجہ سے جب ان پر خوف غالب رہتا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ کو ڈر لاحق ہوا کہ میں ان کی نیکیوں کا بدلہ انہیں دنیا ہی میں جلدی نہ دے دیا گیا ہو اس لیے وہ اس خوف اور خدشہ سے رونے لگے کہ میں ایسا نہ ہو کہ وہ پہلے نیک لوگوں کے ساتھ شامل نہ ہو سکیں پھر آپ

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/3698>



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

